وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ (البقرۃ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے جس کو چاہتا ہے،
اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

آیاتِ ربُّ العالمین

Aayat E Rabbul Aalameen

تالیف

حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد محمود قادری صاحب مدظلہ

خلیفہ ومجاز حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ، وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ (البقرۃ:۱۰۵)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے خاص کرلیتا ہے جس کو چاہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

آیاتِ رب العالمین

Aayat E Rabbul Aalameen

تالیف

حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد محمود قادری صاحب مدظلہ

☆ خلیفہ ومجاز حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الٰہ آبادی دامت برکاتہم

باسمہٖ تعالیٰ

کتاب سے متعلق ضروری معلومات

نامِ کتاب : آیاتِ رب العالمین

نام مؤلف : حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب

سنِ اشاعت : ۲۰۲۵ء مطابق ۱۴۴۷ھ

طباعت :

کمپوزنگ : محمد انس شیخ

8147837988

بار اوّل : 1000

ناشر اور ملنے کا پتہ : خانقاہِ قادریہ، گوڈیہال کالونی،

جامع مسجد روڈ، وجئے پور۔ کرناٹک۔

فون نمبر: 7019429104

باسمہٖ تعالیٰ

عرضِ مولف

آیات کا لفظ سنتے ہی فوراً خیال قرآن کی آیات کی طرف جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آیات کا پہلا اطلاق تو قرآنِ کریم کی آیات پر ہی ہوتا ہے۔ انہی قرآن کی آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات میں جگہ جگہ پائی جانے والی آیات کی طرف اشارے کئے ہیں اور بندوں کو غور وفکر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ناچیز کی کتاب کا مقصد بھی کائنات میں پائی جانے والی آیات کی طرف توجہ دلانا ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جگہ جگہ پائی جانے والی آیات، انسان کی پیدائش اور موت، بارش کا نزول، پیداوار کا حصول، جانوروں کا اور پرندوں کا کائنات میں پرورش پانا ان سب پر توجہ دلائی ہے۔ غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی قدرت، اس کی رحمت اور ایک دن محاسبۂ اعمال کا ثبوت ملتا ہے۔ انہی آیات کا میں نے انتخاب کیا ہے جس میں لفظ ''آیت'' آیا ہے۔

ناچیز نے جو بھی تحریر کیا ہے وہ مستند کتابوں سے اخذ کر کے لکھا ہے۔ ترجمۂ قرآن کشف الرحمن (از سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحبؒ) کا ہے کیونکہ یہ ترجمہ آسان اور آیات کا واضح مفہوم ادا کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ معارف القرآن (از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ) اور تفسیرِ عثمانی (از

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ) سے بھی مدد لی گئی ہے۔

کتاب کی تصحیح وتبصرہ کے لئے جناب مولانا ابوالکلام صاحب قاسمی دامت برکاتہم (امام وخطیب مسجد نورالاسلام، شولاپور) سے گذارش کی گئی۔ آنجناب نے زحمت اٹھاکر عمدہ تصحیح اور بہترین تبصرہ رقم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

آیات کے معنی:

آیت واحد ہے، اس کی جمع آیات ہے۔

الآیَۃ : علامت، نشان، خاص نشان (۲) عبرت، سامانِ عبرت۔ قرآن میں ہے ''فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً'' (ترجمہ: پس آج ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو اپنے سے پچھلوں کے لئے ایک عبرت آموز نشانی ہو)، (۳) معجزہ۔ قرآن پاک میں ہے ''وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ آيَةً'' (ترجمہ: اور مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو ہم نے ایک بڑی نشانی بنایا)، (۴) قرآنِ پاک کا ایک جملہ یا چند جملے جن کے آخر میں وقف ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے ''وَاِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ○'' (ترجمہ: اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں حالانکہ اللہ جو حکم نازل کرتا ہے اس کی مصلحت کو وہی خوب جانتا ہے تو یہ کافر

اس تبدیلی پر کہتے ہیں کہ بس تو ہی اپنے دل سے بنالاتا ہے یہ بات نہیں بلکہ ان میں کے اکثر لوگ جاہل ہیں) ج: آیٌ وَ آیَات۔ (القاموس الوحید۔ص ۱۴۴)

آیَات: نشانیاں۔ علامتیں۔ احکام۔ واحد: آیَۃ: آیتہ۔ نشانی۔ حکم۔ معجزہ۔ (قاموس القرآن۔ص ۴)

غور وفکر سے دیکھا جائے تو جو بھی نعمتیں ملی ہیں وہ بھی آیات ہیں اور جو بھی عذاب مختلف قوموں پر آئے ان کو بھی آیات سے موسوم کیا گیا ہے۔

جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور سنی جاتی ہیں وہ اس کتاب میں زیرِ بحث نہیں ہیں۔صرف وہ آیات جو نظر آنے والی اور محسوس ہونے والی ہیں ان کی طرف توجہ دلانے کے لئے کتاب لکھی جارہی ہے۔اس کے لئے کسی زیادہ علم اور فہم کی ضرورت نہیں ہے، عام فہم رکھنے والا انسان بھی ان کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔قبل اس کے کہ وہ آیات آپ کے سامنے پیش کی جائیں منکرینِ اسلام اور مخالفینِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن آیات کا مطالبہ کرتے تھے اس کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ ایمان لانے کے لئے نہیں بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عاجز دکھانے لئے بار بار ناممکن چیزوں کا مطالبہ کرتے تا کہ آپ کے مشن کو ناکام کریں۔قرآن میں ذکر کیا گیا کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں وہی چاہے تو دکھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ناکام کرنے اور ان پر حجت تمام کرنے کے لئے تقریباً تمام نشانیاں دکھائیں مگر جن لوگوں کی تقدیر میں ایمان سے محرومی تھی وہ کب ایمان والے ہوتے ؟

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے مخلص دوست جناب محمد اقبال انعامدار صاحب (وظیفہ یاب وائس پرنسپل انجمن جونئیر کالج، وجۓ پور) کا شکریہ ادا نہ کروں۔شروع سے لے کراب تک جتنی کتابیں طبع ہوئی ہیں ان سب کی اشاعت وطباعت میں آپ کا اہم رول رہاہے۔اللہ تعالیٰ آپ کوصحت وعافیت سے رکھےاوربہترین جزاءعطافرمائے۔آمین۔

ہماری اکثر کتابوں کے کاتب محمد انس شیخ ہیں، جونہایت مخلص، ماہراورمحبوب ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیرعطافرمائے۔آمین۔

الفقیر الی اللہ

(حضرت مولانا) ڈاکٹرسیدمحمودقادری

تبصرہ

باسمہٖ تعالیٰ

قرآن کریم اپنے عالی اور بیش قیمت مضامین کے پیش نظر ایک امتیازی شان کی حامل کتاب ہے۔اس میں مواعظ بھی ہیں اور نصائح بھی۔قانونی احکام بھی ہیں اور زندگی گزارنے کے دائمی اصول بھی۔ دوسری طرف مذہب، عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرت، سیاست اور معاشیات کے جو اصول وقواعد بتائے گئے ہیں اوران کو سمجھانے کے لئے جو دلیلیں دی گئی ہیں وہ ایسی صریح صحیح وفطری ہیں کہ ہر زمانے کے لئے کار آمد اور مفید ہیں اور زمانہ چاہے کتنے ہی رنگ بدلے ان اصولوں سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔خدائے علیم وحکیم نے قرآنِ عظیم کی اس ہمہ گیری کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ (ہم نے اس کتاب میں کسی بھی چیز کے بارے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے)۔

زیرِنظر کتاب: آیاتِ رب العالمین = ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب دامت برکاتہم کی ایک وقیع وفاضلانہ تصنیف ہے۔قرآنِ مجید پر چونکہ مصنف کی گہری نظر ہے اس میں تدبر وتفکر اور تفہیم سے وہ خصوصی شغف رکھتے ہیں۔علاوہ ازیں دیگر موضوعات پر آپ کی متعدد تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں جن کو اہلِ علم نے

قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھا ہے۔

کتاب کا مرکزی مضمون قدرت کی ان نشانیوں کی طرف توجہ دلانا ہے جن کو قرآن میں آیات کہا گیا ہے۔ جیسے آسمان، زمین، چاند، ستارے، دریا، پہاڑ، وغیرہ۔ یہ سب قدرت کی نشانیاں ہی تو ہیں۔ **ویتفکرون فی خلق السماوات والارض**۔ یعنی اللہ کے نیک بندے آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں تفکر کرتے ہیں اور ان کا دل بے ساختہ پکار اٹھتا ہے **ربنا ما خلقت ھٰذا الباطلا**۔ (اے ہمارے رب تو نے ان چیزوں کو بے کار پیدا نہیں کیا)۔

ے

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

''آیاتِ رب العالمین'' قدرت کی نشانیوں پر غور فکر کرنے اور قرآنی ذوق بیدار کرنے کے لئے بہترین مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف مدظلہ کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کے لئے اس کو ہر طرح نافع بنائے۔

والسلام

ابوالکلام

امام وخطیب نورالاسلام مسجد، شولاپور

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکرین اور مخالفین کے مطالباتِ آیات اور اعتراضات

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ (الانعام۔ ۳۷)

ترجمہ: اور یہ منکر کہتے ہیں اس رسول پر اس کے رب کی طرف سے ہماری حسبِ فرمائش کوئی نشانی کیوں نہیں نازل کی گئی آپ فرما دیجئے بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ وہ منہ مانگی نشانی نازل کر دے لیکن ان میں سے اکثر اس کے نتائج سے واقف نہیں ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۲۰۹)

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ (الانعام۔ ۳۵)

ترجمہ: اور اے پیغمبر اگر آپ پر ان لوگوں کی روگردانی گراں گزرتی ہے تو اچھا اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان کے لئے کوئی سیڑھی تلاش کر کے ان کو ان کی منہ مانگی نشانی لا دیں تو لے آیئے اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ان سب کو راہِ راست پر جمع کر دیتا لہٰذا آپ ہرگز نادانوں میں سے نہ ہوں۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۲۰۹)

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

(الاعراف۔ ۲۰۳)

ترجمہ: اور جب آپ ان کے پاس کچھ دنوں کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تو نے خود وہ آیت کیوں نہیں بنالی آپ کہہ دیجئے میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی جانب سے مجھ پر بھیجی جاتی ہے یہ قرآن بصیرت افروز دلائل ہیں تمہارے رب کی جانب سے اور ہدایت ورحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلداول۔ص ۲۸۰)

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (المؤمن/ غافر۔۷۸)

ترجمہ: اور کسی رسول کو یہ مقدور نہ تھا کہ وہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ ظاہر کر سکے پھر جس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت اہلِ باطل سخت خسارے میں رہیں گے۔

(کشف الرحمن، جلددوم۔ص ۷۵۸، ۷۵۹)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۱۰۵ (یوسف۔۱۰۵)

ترجمہ: اور آسمان اور زمین میں خدا کی قدرت کی بہت سی ایسی نشانیاں ہیں کہ جن پر یہ لوگ گزرتے رہتے ہیں اور ان پر توجہ تک نہیں کرتے۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝

(یس۔۴۶)

ترجمہ: اوران کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس نہیں آتی مگر یہ کہ وہ اس کے ساتھ روگردانی کا برتاؤ کرتے ہیں۔

(کشف الرحمن، جلداول۔ص ۲۰۷)

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

(الرعد۔۳۸)

ترجمہ: اورکسی رسول کے اختیار میں یہ بات نہ تھی کہ وہ حکمِ الٰہی کے بغیرکوئی نشانی لا سکے ہر وقت کے مناسب ایک حکم لکھا ہوا ہے۔

(کشف الرحمن، جلداول۔ص ۴۰۵)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ (الرعد۔۷)

ترجمہ: اور یہ کافریوں کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پراس کے رب کی جانب سے ہماری منہ مانگی کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی اے پیغمبر آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہرقوم کے لئے کوئی نہ کوئی رہنما ہوا ہے۔(کشف الرحمن، جلداول۔ص ۳۹۷)

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾

(القمر۔۱۔۳)

ترجمہ: قیامت قریب آپہونچی اور چاند پھٹ گیا۔اوراگر یہ کفارکوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس سے روگردانی کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ یہ ایک چلتا ہوا جادو ہے۔

اور انہوں نے تکذیب کی اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کی ایک حد ہے جہاں وہ ٹھہرنے والا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۸۴۳)

ہجرت سے پیشتر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ''مِنیٰ'' میں تشریف فرما تھے۔ کفار کا مجمع تھا، انہوں نے آپ سے کوئی نشانی طلب کی۔ آپ نے فرمایا آسمان کی طرف دیکھو۔ ناگاہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا ان میں سے مغرب کی اور دوسرا مشرق کی طرف چلا گیا۔ بیچ میں پہاڑ حائل تھا۔ جب سب نے خوب اچھی طرح یہ معجزہ دیکھ لیا، دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے۔ کفار کہنے لگے کہ محمد نے چاند پر یا ہم پر جادو کر دیا ہے۔ اس معجزہ کو ''شق القمر'' کہتے ہیں۔ (تفسیرِ عثمانی۔ص ۶۸۵)

تلاوت کی جانے والی آیات کا انکار تو کفر ہی ہے اسی طرح جو آیات کھلی طور پر نظر آتی ہیں اور محسوس ہوتی ہیں ان سے صرفِ نظر کرنا کفر کی طرف اور ہلاکت کی طرف لے جانا والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ (الاعراف۔۳۶)

ترجمہ: اور جو لوگ ہمارے احکام کی تکذیب کریں گے اور ان احکام کے مقابلے میں سرکشی کریں گے تو وہی لوگ جہنمی ہوں گے وہ اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۲۴۵)

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ

مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ (السجدہ۔۲۶)

ترجمہ: کیا ان کفارِ مکہ کے لئے یہ امر سبق آموز نہیں ہوا کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے برباد شدہ مکانوں کے پاس سے یہ آتے جاتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ اس انقلاب میں بڑی نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۶۵)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ (المؤمن۔ ۶۲، ۶۳)

ترجمہ: یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا اور کوئی حقیقی معبود نہیں تو پھر اب تم پھرے کہاں چلے جارہے ہو جس طرح یہ لوگ الٹے پھرے جارہے ہیں اسی طرح وہ لوگ پھیر دیئے جاتے ہیں جو خدا کی آیتوں کا انکار کیا کرتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۵۶)

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ (الشعراء۔ ۳، ۴)

ترجمہ: اے پیغمبر آپ شاید ان کافروں کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اپنی جان کھو بیٹھیں گے۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک بڑی نشانی نازل کر دیں کہ اس نشانی کے سامنے ان کی گردنیں پست ہو کر رہ جائیں۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۸۴)

اللہ تعالیٰ ایسی نشانیاں نہیں دکھاتا کہ لوگ ایمان لانے پر مجبور ہوجائیں کیونکہ زبردستی ایمان قابلِ اعتماد نہیں ہوتا بلکہ نشانیاں اس لئے دکھاتا ہے کہ خود اس سے نتیجہ نکال کر غوروفکر سے کام لے کر خود کے ارادہ سے ایمان لے آئیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء رحم وکرم اور اتمامِ حجت

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ
اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ (حم سجدہ۔ ۵۳)

ترجمہ: ہم عنقریب ان کافروں کو اطرافِ عالم میں اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ یہ قرآن واقعی حق ہے کیا اے پیغمبر آپ کے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۷۰)

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ (المؤمن۔ ۸۱)

ترجمہ: اور وہ تم کو اپنی اور نشانیاں بھی دکھاتا رہتا ہے پھر تم خدا کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۵۹)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ
اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ (المؤمن۔ ۱۳)

ترجمہ: وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی نازل کرتا ہے اور ان باتوں سے صرف وہی شخص نصیحت قبول کرتا ہے جو خدا کی طرف رجوع ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۴۷)

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا
اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ (الحجر۔ ۱۴، ۱۵)

ترجمہ: اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ بھی کھول دیں اور یہ دن کے وقت اس

دروازے سے آسمان پر بھی چڑھ جائیں۔تب بھی یہ یوں کہیں گے سوائے اس کے نہیں کہ ہماری دید بندی (نظر بندی) کر دی گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۱۸)

خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ﴿۳۷﴾ (الانبیاء۔۳۷)

ترجمہ: انسانی فطرت کی وضع جلدی پُر کی گئی ہے میں عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھائے دیتا ہوں سو تم مجھ سے ان کے طلب کرنے میں جلدی نہ کرو۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۱۸)

قدرتِ الٰہی اور حکمتِ الٰہی کا ذکر کرنے والی آیات

اس مضمون کی آیات کا مشاہدہ کرنے کے لئے کسی بھی قسم کے سائنسی علوم وفنون کی مہارت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک عام آدمی بھی آسانی سے ان آیات کو پڑھ کر اللہ کی قدرت اور اس کی حکمت کا مشاہدہ کر کے نصیحت پکڑ سکتا ہے۔ ہاں، اگر سائنس کی جدید معلومات ہوں تو علم میں گرانی آئے گی اور نصیحت حاصل کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

۱) زمین وآسمان سے متعلق آیات:

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ (البقرہ۔ ۱۶۴)

ترجمہ: بلاشبہ (۱) آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے میں اور (۲) رات اور دن کے باہمی اختلاف میں اور (۳) ان کشتیوں میں جو سمندر میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر چلتی ہیں اور (۴) اس پانی میں جس کو اللہ نے آسمان کی جانب سے نازل کیا پھر اس پانی سے زمیں کو اس کے مرے پیچھے زندہ فرمایا اور (۵) ہر قسم کے حیوانات اس زمین میں پھیلا دیئے اور (۶) ہواؤں کے رخ بدلنے میں اور (۷) اس ابر میں جو آسمان وزمین کے درمیان حکمِ الٰہی کا پابند رہتا ہے اہلِ عقل

کے لئے بڑے دلائل (آیات) ہیں۔ (کشف الرحمن، جلداول۔ص ۳۴۷، ۳۴۸)

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ○ (آل عمران۔۱۹۰)

ترجمہ: بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں ان لوگوں کے لئے بڑے بڑے دلائل ہیں جو اہلِ عقل وخرد ہیں۔

(کشف الرحمن، جلداول۔ص ۱۱۸)

آیتِ مذکور کا شانِ نزول:

عطاء بن ابی رباحؒ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حالات میں جو سب سے عجیب چیز آپ نے دیکھی ہے وہ مجھے بتلائیے۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کس شان کو پوچھتے ہو، ان کی تو ہر شان ہی عجیب تھی۔ ہاں، ایک واقعۂ عجیب سناتی ہوں، وہ یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور لحاف میں میرے ساتھ داخل ہو گئے پھر فرمایا اجازت دو کہ میں میرے پروردگار کی عبادت کروں۔ بستر سے اٹھے، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ قیام میں اس قدر روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آنسو سینہ مبارک پر بہہ گئے۔ پھر رکوع فرمایا، اس میں بھی روئے۔ سجدہ کیا، اس میں بھی اسی قدر روئے پھر سر اٹھایا اور مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ حضرت بلالؓ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو نماز کی اطلاع دی۔

بلالؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور اس طرح کیوں گریہ فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں اور شکریہ میں گریہ وزاری کیوں نہ کروں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آج کی شب مجھ پر یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی ہے ''اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ........''۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بڑی تباہی ہے اس شخص کے لئے جس نے ان آیتوں کو پڑھا اور اس میں غور نہیں کیا۔

لہٰذا آیت پر غور وفکر کے سلسلے میں مندرجہ ذیل مسائل پر غور کرنا چاہیئے:

خلق السموات والارض کے معنی ایجاد واختراع کے ہیں۔ اس میں وہ تمام مخلوقات داخل ہوجاتی ہیں جو زمین وآسمان میں ہیں۔ السموات میں تمام رفعتیں داخل ہیں اور الارض میں تمام پستیاں داخل ہیں۔

اختلاف الیل والنھار کے معنی یہ ہوئے کہ رات جاتی ہے تو دن آتا ہے دن جاتا ہے تو رات آتی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اختلاف سے زیادتی اور کمی مراد لی جائے۔ سردیوں میں رات طویل ہوتی ہے اور دن چھوٹا ہے اور گرمیوں میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔ (معارف القرآن، جلد دوم۔ ص ۲۶۱، ۲۶۲)

اولواالالباب، الباب، لب کی جمع ہے، جس کے معنی مغز کے ہیں اور ہر چیز کا مغز اس کا خلاصہ ہوتا ہے اور اسی سے اس کی خاصیت وفوائد معلوم ہوتے ہیں، اسی لئے انسانی عقل کو لب کہا گیا ہے کیونکہ عقل ہی انسان کا اصلی جوہر ہے۔

اولوا الالباب کے معنی ہیں عقل والے۔ عقل والے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور ہر حال میں اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

(معارف القرآن، جلد دوم۔ص ۲۶۳)

اس موضوع کی قرآنِ کریم میں بے شمار آیات ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهُ خَضِرًا نُّخۡرِجُ مِنۡهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخۡلِ مِنۡ طَلۡعِهَا قِنۡوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّيۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِهًا وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنۡظُرُوۡۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَيَنۡعِهٖ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكُمۡ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۹﴾ (الانعام۔۹۹)

ترجمہ: اور وہ ایسا ہے جس نے آسمان کی جانب سے پانی اتارا پھر ہم نے اس پانی کے ذریعہ ہر قسم کی اگنے والی چیز کو نکالا پھر ہم نے اس میں سبز رنگ کی شاخ نکالی پھر ہم اس شاخ میں سے ایسے دانے نکالتے ہیں جو باہم اوپر تلے گتھے ہوئے ہوتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے ہم ایسے غوشے اور گچھے نکالتے ہیں جو لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور اسی پانی سے ہم نے انگوروں کے باغ اور زیتون و انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل آپس میں ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور غیر مشابہ بھی ذرا ہر درخت کے پھل پر غور کرو جب وہ پھل لاتا ہے اور نیز اس پھل کے پکنے پر غور کرو بلاشبہ اہلِ یقین کے لئے ان چیزوں میں بڑے بڑے

دلائل (آیات) ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۲۲۲)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۵ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝۶ (یونس۔۵،۶)

ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور چاند کو روشن بنایا اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں تا کہ تم لوگ برسوں کا شمار اور اوقات کا حساب معلوم کرسکو۔ اللہ نے یہ چیزیں نہیں پیدا کیں مگر کمال حکمت کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنے دلائل ان لوگوں کے لئے مفصل بیان کرتا ہے جو لوگ اہلِ علم ودانش ہیں۔ بلاشبہ رات دن کے آگے پیچھے آنے میں اور ان چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں اور زمین میں پیدا کی ہیں ان لوگوں کے لئے بڑے دلائل ہیں جو ڈرتے ہیں۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۳۳۱)

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ (الرعد۔ ۳،۴)

ترجمہ: اور وہ ہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس زمین میں پہاڑ اور ندیاں پیدا کیں اور اس زمین میں ہر قسم کے پھلوں سے دو دو قسم پیدا کئے وہ رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے بیشک ان چیزوں میں ان لوگوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر کیا کرتے ہیں اور زمین میں مختلف قطعات ہیں جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں جن میں بعض دو تنے والے ہیں اور بعض دوشاخے نہیں ہوتے ان مذکورہ بالا نباتات کو ایک ہی قسم کا پانی دیا جاتا ہے اور ہم ان میں سے ایک کو دوسرے پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے دلائل ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۳۹۶)

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ
الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا
اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى
الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۴ وَاَلْقٰى

فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ وَ اَنۡہٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵﴾
وَ عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجۡمِ ہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ (النحل۔۱۶-۱۱)

ترجمہ: اور اسی پانی کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔ اور اسی نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور تمام ستارے بھی خدا کے حکم کے مسخر ہیں یقیناً اس تسخیر میں ان لوگوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں جو صحیح عقل رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح بہت سی رنگ برنگ کی وہ چیزیں بھی مسخر کر رکھی ہیں جو اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کی ہیں یقیناً ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے دریا کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس دریا میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اسی میں سے زینت وآراستگی کا وہ سامان بھی نکالو جس کو تم پہنتے ہو یعنی موتی وغیرہ اور اے مخاطب تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ دریا میں پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جارہی ہیں اور دریا کو اس لئے بھی مسخر کیا تاکہ تم خدا کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم خدا کا احسان مانو۔ اور اسی نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑ رکھ دیئے تاکہ کہیں زمین تم کو لے کر ہلنے نہ لگے اور اسی نے ندیاں پیدا کیں اور زمین میں راستے بنائے تاکہ تم منزلِ مقصود تک پہنچ سکو۔ اور بھی زمین میں بہت سے نشانات بنائے اور وہ ستاروں سے بھی راستہ معلوم کیا کرتے

ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۲۷،۴۲۸)

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ (بنی اسرائیل۔۱۲)

ترجمہ: اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پھر رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن اور دیکھنے کا سبب بنایا تاکہ تم دن میں اپنے رب کا فضل یعنی روزی تلاش کرو اور نیز یہ کہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو اور ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۵۱)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ (الانبیاء۔ ۳۲-۳۰)

ترجمہ: کیا ان کافروں کو یہ بات معلوم نہیں کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے پھر ہم نے ان دونوں کو کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے کیا اس پر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور ہم نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑ بنائے تاکہ وہ زمین لوگوں کو لے کر کہیں ہلنے نہ لگے اور ہم نے ان پہاڑوں میں کشادہ راستے

بنائے تاکہ وہ لوگ منزلِ مقصود تک پہنچ سکیں اور ہم نے آسمان کو ایک ایسی چھت بنایا جو ہر طرح محفوظ ہے اور لوگوں کی حالت یہ ہے کہ یہ ان نشانیوں سے جو آسمان میں ہیں اعراض کرتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۱۷)

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾
(النور۔ ۴۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے یقیناً اس ردو بدل میں ان لوگوں کے لئے بڑا استدلال ہے جو اہلِ دانش ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۶۸)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ (القصص۔ ۷۳-۷۱)

ترجمہ: آپ ان پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لئے رات ہی رہنے دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے تو کیا تم سنتے نہیں۔ آپ ان یہ بھی پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ اگر خدا تعالیٰ تم پر ہمیشہ ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لئے دن ہی رہنے دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا

وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے کہ تم اس میں راحت وسکون حاصل کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں۔ اور اس خدا نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا ہے تاکہ تم رات میں آرام حاصل کرو اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر بجالاؤ۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۲۸)

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۴﴾

(العنکبوت۔ ۴۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو کمال حکمت ومصلحت کے ساتھ بنایا ہے۔ بیشک ان دونوں کے بنانے میں اہلِ ایمان کے لئے بڑی دلیل ہے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۴۰)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (الروم۔ ۲۴-۲۲)

ترجمہ: اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہاری بولیوں کا اور تمہارے رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔ بے شک ان چیزوں میں اہلِ دانش کے لئے

بڑی نشانیاں ہیں۔اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں نیند سے سونا
ہے اور تمہارا خدا کے فضل یعنی روزی کو تلاش کرنا ہے۔ بے شک اس بات میں ان
لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔اور اسی کی نشانیوں
میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کو بجلی دکھاتا ہے اور وہی آسمان کی
جانب سے پانی نازل کرتا ہے پھر اس پانی سے زمین کو اس کے خشک ہوجانے کے
بعد تر و تازہ کر دیتا ہے بیشک اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو
عقل سے کام لیتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۴۸)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ
الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ
النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ (یس۔ ۳۷-۳۳)

ترجمہ: اور ان لوگوں کے لئے خشک اور مردہ زمین قدرت کی ایک نشانی ہے کہ
ہم نے اس کو زندہ کیا اور ہم نے اس زمین سے اناج نکالا پھر اسی اناج میں سے لوگ
کھاتے ہیں اور اس زمین میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور
ہم نے اس میں چشمے جاری کئے۔تاکہ لوگ باغ کے پھلوں میں سے کھائیں اور اس

پھل اور اناج کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا ہے پھر یہ کیوں شکر نہیں بجالاتے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے زمین کی روئیدگی میں سے اور خود انسانوں میں سے اور نیز اس مخلوق میں سے جس کو لوگ نہیں جانتے ہر چیز کو جوڑا جوڑا اور ایک کو دوسرے کا مقابل بنایا ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے رات بھی قدرت کی ایک نشانی ہے اس رات پر سے ہم دن کو کھینچ کر اتار لیتے ہیں تب ہی یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ ص ۷۰۶)

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾

(المؤمن۔ ۶۴-۶۱)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام حاصل کرو اور اسی نے دن کو روشن اور دکھانے والا بنایا بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا ہی فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں بجالاتے۔ یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا اور کوئی حقیقی معبود نہیں تو پھر اب تم

پھرے کہاں چلے جارہے ہو جس طرح یہ لوگ الٹے پھرے جارہے ہیں اسی طرح وہ لوگ پھیر دیئے جاتے ہیں جو خدا کی آیتوں کا انکار کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنایا اور اسی نے تمہاری شکل وصورت بنائی سو اس نے تمہاری صورتیں بہترین بنائیں اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ یعنی لذیذ چیزیں عطا فرمائیں یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار سو اللہ تعالیٰ بہت عالیشان ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۵۶)

وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ (المؤمن۔۸۱)

ترجمہ: اور وہ تم کو اپنی اور نشانیاں بھی دکھاتا رہتا ہے پھر تم خدا کی کون کونسی نشانیوں کا انکار کروگے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۵۹)

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ (حم سجدہ۔۹۔۱۲)

ترجمہ: آپ ان سے پوچھئے کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں

زمین کو پیدا کر دیا اور کیا تم دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہراتے ہو یہی خدا تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ اور اسی نے زمین میں زمین کے اوپر پہاڑ قائم کر دیئے اور اسی نے زمین میں برکت رکھی اور زمین پر رہنے والوں کی غذائیں بھی اسی زمین میں مقرر کر دیں یہ سب کچھ کامل چار دن میں ہوا، دریافت کرنے والوں کے لئے یہ واضح بیان اور پورا جواب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان کی جانب توجہ فرمائی اور وہ اس وقت ایک دھواں سا تھا سو اس سے اور زمین سے ارشاد فرمایا تم دونوں حاضر ہو جاؤ خوشی سے یا دباؤ سے انہوں نے عرض کیا ہم دونوں خوشی سے حاضر ہیں۔ دو دن میں ان کو سات آسمان بنا دیا اور ہر ایک آسمان میں اس کے مناسبِ حال حکم بھیج دیا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں یعنی ستاروں سے آراستہ کیا اور نیز اس آسمانِ دنیا کی حفاظت کی یہ اس خدا کا مقرر کردہ نظام ہے جو کمال قوت اور کمال علم کا مالک ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۶۱، ۷۶۲)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾ (الشوریٰ۔۲۹)

ترجمہ: اور منجملہ اس کی نشانیوں کے آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا اور ان جان داروں کا پیدا کرنا ہے جو اس نے زمین و آسمان کے درمیان پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان سب کے جمع کر لینے پر قادر ہے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۷۶)

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ﴿۳﴾ وَفِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَمَا
یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ وَمَاۤ
اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا
وَتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡہَا
عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ (الجاثیہ۔ ۳-۶)

ترجمہ: بے شک اہلِ ایمان کے لئے آسمانوں میں اور زمین میں بڑے دلائل موجود ہیں۔ اور خود تمہارے پیدا کرنے میں اور نیز ان حیوانات میں جن کو خدا نے پھیلا رکھا ہے ان لوگوں کے لئے بڑے دلائل ہیں جو یقین رکھتے ہیں۔ اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اس رزق یعنی بارش میں جس کو اللہ تعالیٰ آسمان کی جانب سے نازل کرتا ہے اور اس سے زمین کو اس کے خشک ہوئے پیچھے زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے میں ان لوگوں کے لئے بڑے دلائل ہیں جو عقل سے بہرہ مند ہیں اے پیغمبر یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو صحیح طور پر ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد اب یہ لوگ کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ ص ۷۹۵، ۷۹۶)

وَسَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡہُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ (الجاثیہ۔ ۱۳)

ترجمہ: اور جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس سب کو اس نے اپنی

جانب یعنی اپنے حکم سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ بے شک ان امورِ مذکورہ میں ان لوگوں کے لئے بڑے دلائل ہیں جو غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۹۶، ۷۹۷)

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۠﴿۱۲﴾ (الطلاق۔۱۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور انہی کی طرح زمین کو بھی پیدا کیا ان سب آسمان و زمین میں حکم نازل ہوتا رہتا ہے اس لئے بتا دیا گیا تا کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے پر پوری طرح قادر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۸۹۵)

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿۵﴾ (الملک۔۳۔۵)

ترجمہ: جس نے اوپر تلے سات آسمان پیدا کئے دیکھنے والے کیا تو رحمن کی

صنعت میں کوئی بے ضابطگی پاتا ہے پھر نگاہ ڈال کر دیکھ کیا تو کوئی شگاف دیکھتا ہے۔ پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ تیری نگاہ ذلیل ہو کر اور تھک کر تیری طرف لوٹ آئیگی۔ اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے آراستہ کر رکھا ہے اور ہم نے ان چراغوں کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے اور ہم نے ان شیاطین کے لئے دہکتی ہوئی آگ کا اور بھی عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۸۹۹)

۲) پہلا گھر:

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ‌ۚ ﴿۹۶﴾ فِيۡهِ اٰيٰتٌ ۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ‌ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ‌ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾ (آل عمران۔۹۶،۹۷)

ترجمہ: یقیناً سب سے پہلا مکان جو لوگوں کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا وہ یہی مکان ہے جو مکہ میں ہے اس مکان کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے اور وہ اقوامِ عالم کے لئے موجبِ ہدایت ہے۔ اس مکان میں بہت سی واضح نشانیاں (آیات) ہیں از آن جملہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس گھر کے حرم میں داخل ہوا وہ امن یافتہ ہوا اور ان لوگوں کے ذمہ اس گھر کا حج کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے جو اس گھر تک راہ پانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو شخص منکر ہو جائے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ اہلِ عالم کی پروانہیں رکھتا۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۹۷،۹۸)

دنیا میں سب سے پہلا متبرک گھر جو لوگوں کی توجہ الی اللہ کے لئے مقرر کیا گیا اور بطورِ عبادت گاہ کے اور نشانِ ہدایت کے بنایا گیا یہی خانۂ کعبہ ہے۔ یہاں ایک پتھر ہے جس پر ابراہیمؑ کے پیروں کے نشان ہیں جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ (تفسیرِ عثمانی۔ص ۸۰)

۳) کشتیوں کا پانی پر چلنا:

وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ﴿۴۴﴾ (یٰس۔ ۴۴-۴۱)

ترجمہ: اور ان کے لئے ہماری ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو اس بھری کشتی میں سوار کر دیا۔ اور ہم نے کشتی کی طرح کی اور چیزیں بھی ان کے لئے پیدا کیں جن پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ تو ان کا کوئی فریاد رس ہو اور نہ یہ غرق سے بچائے جا سکیں۔ مگر یہ ہماری مہربانی ہے اور ایک وقتِ معین تک ان کو فائدہ پہونچانا ہے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۰۶، ۷۰۷)

حضرت نوحؑ کی اولاد کے بارے میں ذکر ہے کہ سارے انسان جو کشتی میں سوار تھے انہی کی اولاد ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ (لقمٰن۔۳۱)

ترجمہ: کیا اے مخاطب تو نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ سمندر میں جہاز اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے چلتے ہیں تا کہ وہ تم کو کچھ اپنی قدرت کی نشانیاں مشاہدہ کرائے، بیشک اس امر مذکور میں ہر صبر کرنے والے شکر بجانے والے کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص۶۶۰)

اس مضمون کی اور بھی کئی آیات قرآن مجید میں جگہ جگہ مذکور ہیں۔

۴) رزق کی کمی وزیادتی:

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ (الروم۔۳۷)

ترجمہ: کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم کر دیتا ہے بلاشبہ اس روزی کی کمی بیشی میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص۶۵۱)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ (الرعد۔۲۶)

ترجمہ: اللہ جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے اور یہ کافر دنیا کی زندگی پر اتراتے ہیں حالانکہ یہ دنیوی زندگی

آخرت کے مقابلہ میں سوائے تھوڑے سے فائدے کے اور کچھ بھی نہیں۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۰۲)

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ (بنی اسرائیل۔۳۰)

ترجمہ: بے شک تیرا رب جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بلا شبہ وہی اپنے بندوں کے حق میں خوب دانا اور بینا ہے۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۵۳)

اس مضمون کی اور بھی کئی آیات قرآن مجید میں مختلف مقامات پر وارد ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے رزق کی کشادگی عطا کر دیتا ہے اور جسے چاہے رزق کی تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۵) نکاح کا مقصد:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

(الروم۔۲۱)

ترجمہ: اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان سے آرام واطمینان حاصل کرو اور اس نے تم میاں بیویوں کے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا کی اس بات میں ان لوگوں کے لئے

بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۴۸)

عام طور پر شوہر ایک مقام کا ہوتا ہے اور بیوی دوسرے مقام کی۔ نکاح کے بعد جو گہرے تعلقات پیدا ہوتے ہیں بلکہ میاں بیوی ایک جان دو قالب کی طرح ہوتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا یہ سب آیاتِ الٰہی ہی کا کرشمہ ہے۔

۶) پرندوں کا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہرنا:

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝۷۹ (النحل۔۷۹)

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے ان پرندوں کے حال پر غور نہیں کیا جو فضائے آسمانی میں مسخر ہوتے ہیں ان کو گرنے سے سوائے خدا کے اور کوئی نہیں روکتا اس امرِ مذکور میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو لوگ اہلِ ایمان ہیں۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۳۹)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ۝۱۹ (الملک۔۱۹)

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر اڑتے پرندوں کے حال پر نظر نہیں کی جو پَر پھیلائے ہوتے ہیں اور کبھی پَر سمیٹ لیتے ہیں ان پرندوں کو بجز خدائے رحمان کے اور کوئی نہیں روکتا بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۹۰۱)

۷) جانوروں میں اللہ کی نشانیاں:

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ
وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ
وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ط يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

(النحل۔ ۶۹-۶۶)

ترجمہ: اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں بھی غور کرنے کا مقام ہے وہ یہ کہ ہم تم کو اس گوبر اور خون کے درمیان سے جو ان کے پیٹوں میں ہوتا ہے ایسا خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔ اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھل قابلِ غور ہیں جن سے تم نشے کی چیزیں بناتے ہو اور پھلوں سے عمدہ روزی بھی حاصل کرتے ہو۔ بیشک ان چیزوں میں اہلِ عقل و دانش کے لئے بڑی دلیل ہے۔ اور یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ آپ کے رب نے شہد کی مکھی کو یہ بات سکھائی کہ تو پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ان ٹیٹوں میں جو بیل چڑھانے کو لوگ لگاتے ہیں۔ گھر بنا پھر ہر قسم کے پھلوں سے غذا حاصل کر اور واپس آنے کے لئے اپنے

رب کے آسان اور سہل راستوں پر ہولے ان مکھیوں کے پیٹ میں سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اس شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے بلاشبہ اس چیز میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل (آیت) ہے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۴۳۶، ۴۳۷)

انسان کی تخلیق اور اس کا اکرام

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① (النساء۔۱)

ترجمہ: اے انسانو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان دار سے پیدا کیا اور اسی جان دار سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بکثرت مرد اور عورتوں کو پھیلا دیا اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور قرابت کے تعلقات کو قطع کرنے سے پرہیز کرو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۱۲۱)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ⑳
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا
وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ㉑
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ
وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ㉒ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ㉓ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ
السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ㉔ (الروم۔ ۲۴-۲۰)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو جو ہر طرف پھیلے ہوئے ہو۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے آرام واطمینان حاصل کرو اور اس نے تم میاں بیویوں کے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا کی اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہاری بولیوں کا اور تمہارے رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔ بے شک ان چیزوں میں اہلِ دانش کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں نیند سے سونا ہے اور تمہارا خدا کے فضل یعنی روزی کو تلاش کرنا ہے۔ بے شک اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کو بجلی دکھاتا ہے اور وہی آسمان کی جانب سے پانی نازل کرتا ہے پھر اس پانی سے زمین کو اس کے خشک ہو جانے کے بعد تر و تازہ کر دیتا ہے بے شک اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۴۷، ۶۴۸)

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۶ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۷ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸ (الطارق۔ ۵-۸)

ترجمہ: سو انسان کو اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے بنایا گیا ہے۔ وہ ایک

اچھلتے ہوئے پانی سے بنایا گیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔
بیشک خدا تعالیٰ اس انسان کے پھیر لانے یعنی دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔
(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۹۴۸)

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ
سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ
مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ (التین۔ ۴-۶)

ترجمہ: کہ ہم نے انسان کو اچھے سے اچھے اسلوب پر بنایا ہے پھر ہم اس کو پستی والوں کی حالت سے بھی زیادہ نیچا کر دیتے ہیں۔ لیکن ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔
(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۹۵۸)

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ ﴿ۚ۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰہُ نُطۡفَۃً فِیۡ
قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ﴿۪۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَۃَ مُضۡغَۃً
فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ٭ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰہُ خَلۡقًا
اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ ﴿ؕ۱۴﴾ (المؤمنون۔ ۱۴-۱۲)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ یعنی منتخب مٹی سے بنایا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جس کو ہم نے ایک محفوظ مقام میں رکھا پھر ہم نے اس نطفہ کو جما ہوا خون بنایا پھر ہم نے اس جمے ہوئے خون سے گوشت کی بوٹی بنائی پھر ہم نے اس

بوٹی میں سے ہڈیاں بنائیں پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ان تمام تبدیلیوں کے بعد ہم نے اس کو ایک نئ صورت میں اٹھا کھڑا کیا سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو سب بنانے والوں سے بڑھ کر بنانے والا ہے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۴۶)

۱) انسان کی نیند بھی اللہ کی نشانی ہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ (الزمر۔۴۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ روحوں کو ان کے مرتے وقت قبض کر لیتا ہے یعنی روح حیات کو اور جن کے مرنے کا وقت نہیں آیا ان کو بھی سوتے وقت قبض کر لیتا ہے یعنی روحِ تمیز کو پھر ان روحوں کو جن پر وہ موت کا حکم صادر کر چکا ہے ان کو تو روک لیتا ہے اور دوسری ارواح کو ایک مقررہ وقت تک کے لئے واپس بھیج دیتا ہے اس میں شک نہیں کہ اس تصرفِ خداوندی میں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں بڑے دلائل ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۷۳۸، ۷۳۹)

انبیائے کرامؑ
اوران کی امتوں کے تعلق سے آیات

۱) حضرت آدمؑ کے تعلق سے آیات:

وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً ‌ؕ قَالُوۡٓا اَتَجۡعَلُ
فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ
وَنُقَدِّسُ لَكَ ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۞۳۰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ
كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ
كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۞۳۱ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ‌ؕ اِنَّكَ
اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ۞۳۲ قَالَ يٰٓـاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآٮِٕهِمۡ ۚ فَلَمَّآ
اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآٮِٕهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ۞۳۳ وَاِذۡ قُلۡنَا
لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ ۫ وَكَانَ
مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۞۳۴ وَقُلۡنَا يٰٓـاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا
رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا ۖ وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ
الظّٰلِمِيۡنَ ۞۳۵ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيۡطٰنُ عَنۡهَا فَاَخۡرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيۡهِ ۖ
وَقُلۡنَا اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ
وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ۞۳۶ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ‌ؕ اِنَّهٗ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۞۳۷ (البقرہ۔ ۳۷-۳۰)

ترجمہ: اور وہ واقعہ قابلِ ذکر ہے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ

یقیناً میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں فرشتوں نے کہا کیا آپ زمین میں ایسے شخص کو پیدا کریں گے جو اس میں فساد اور خونریزی کرے یعنی اس کی اولاد اور ہم آپ کی حمد وثناء کے ساتھ تسبیح کرتے اور آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے فرمایا میں اس بات کو جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے اور اللہ نے تمام چیزوں کے نام آدمؑ کو الہام کر دیئے پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو رکھ دیں پھر فرشتوں سے کہا اگر تم سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ فرشتوں نے کہا آپ کی ذات پاک ہے ہم کو معلوم نہیں مگر اسی قدر جتنا آپ نے ہم کو سکھا دیا ہے بیشک آپ ہی بڑے علم بڑی حکمت والے ہیں۔ تب اللہ نے فرمایا اے آدمؑ تو ان چیزوں کے نام فرشتوں کو بتا دے پس جب آدمؑ نے فرشتوں کو ان اشیاء کے نام بتائے تو خدا نے کہا کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ بیشک میں آسمان وزمین کی تمام مخفی چیزوں کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم پوشیدہ رکھتے ہو وہ سب مجھ کو معلوم ہے اور جب ہم نے حکم دیا تمام فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کے سامنے تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے، اس نے تعمیلِ حکم سے انکار کیا اور اپنے کو بڑا سمجھا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا اور ہم نے آدمؑ سے کہا اے آدمؑ سکونت اختیار کر تو اور تیری بیوی جنت میں اور تم دونوں اس میں سے خوب جی بھر کر جہاں سے چاہو کھاؤ اور ہاں! دیکھو اس مخصوص درخت کے قریب مت جانا ورنہ تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر ڈگمگا دیا آدمؑ اور حواؑ کو شیطان نے اس درخت کی وجہ سے

اور اس عیش سے جس میں وہ دونوں تھے ان کو نکال کر چھوڑا اور ہم نے کہا نیچے جاؤ تمہاری حالت یہ ہوگی کہ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور تم کو زمین میں ٹھیرنا اور فائدہ اٹھانا ہے ایک وقت معین تک بعد ازاں آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے اور خدا نے آدمؑ کی توبہ قبول کی بیشک وہی بڑا درگزر کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۸۔۱۰)

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﺜ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا
تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ
وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (الاعراف۔۲۶-۲۳)

ترجمہ: ان دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو معاف نہ کرے گا اور تو ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم یقیناً تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نیچے اترو تم سب آپس میں ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور تمہارے لئے زمین میں ایک معین وقت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہوگا۔ خدا نے یہ بھی فرمایا کہ تم زمین ہی پر زندہ رہو گے اور زمین ہی پر مرو گے اور زمین ہی میں سے دوبارہ نکالے جاؤ گے۔ اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس پیدا کیا جو

تمہارے جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانکتا ہے اور ایسا لباس بھی جو تمہارے لئے موجبِ زینت ہے اور پرہیزگاری کا لباس تو وہ سب لباسوں سے بہتر ہے یہ قدرتِ خداوندی کی نشانیوں (آیات) میں سے ہے تاکہ لوگ غور کریں۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۲۴۲، ۲۴۳)

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ ۚۖ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ (ص۔۷۸-۷۱)

ترجمہ: وہ باہمی بحث اس وقت ہوئی تھی جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ سو جب میں اس کو پوری طرح درست کر چکوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ چنانچہ سب کے سب تمام فرشتوں نے آدم کے سامنے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ اس نے اپنے کو بڑا سمجھا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اس کو

سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا کیا تو نے اپنے کو بڑا سمجھا یا تو واقعی بڑے درجے کے لوگوں میں سے ہے۔ ابلیس نے کہا میں آدمؑ سے بہتر ہوں کہ تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا نکل یہاں سے یقیناً تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت رہے گی۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ ص ۷۲۹، ۷۳۰)

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝۷۰

(بنی اسرائیل۔ ۷۰)

ترجمہ: اور بلاشبہ ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں چلنے والی سواریوں پر سوار کیا اور ہم نے ان کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں اور ہم نے بنی آدم کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۴۶۰)

۲) حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کے تعلق سے آیات:

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۴۱ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝۴۳ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۴۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۵ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ

اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ (یٰس۔ ۴۶-۴۱)

ترجمہ: اور ان کے لئے ہماری ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو اس بھری کشتی میں سوار کردیا۔ اور ہم نے کشتی کی طرح کی اور چیزیں بھی ان کے لئے پیدا کیں جن پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کردیں پھر نہ تو ان کا کوئی فریادرس ہو اور نہ یہ غرق سے بچائے جاسکیں۔ مگر یہ ہماری مہربانی ہے اور ایک وقتِ معین تک ان کو فائدہ پہونچانا ہے۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تم لوگ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور وہ جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو وہ کچھ پروانہیں کرتے۔ اور ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس نہیں آتی مگر یہ کہ وہ اس کے ساتھ روگردانی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ ص ۷۰۶، ۷۰۷)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(آل عمران۔ ۳۳، ۳۴)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کے گھرانے کو اور عمران کے گھرانے کو اقوامِ عالم پر برگزیدہ فرمایا تھا۔ یہ ایک نسل تھی جس میں بعض بعض سے پیدا ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۸۴)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ
مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ
وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا
تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى
اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ
مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ (یونس۔ ۷۳-۷۱)

ترجمہ: اور آپ ان کو نوحؑ کا واقعہ پڑھ کر سنایئے جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر میرا یہاں رہنا اور احکام الٰہی سنا کر میرا نصیحت کرنا تم پر شاق اور ناگوار گزرتا ہے تو ہوا کرے میں نے خدا ہی پر بھروسہ کر رکھا ہے سو اب تم اپنی کوئی تدبیر اپنے شرکاء سے مل کر پختہ طور پر طے کرلو پھر وہ تمہاری مقررہ تجویز تم پر مخفی نہ رہے پھر جو کچھ میرے ساتھ کرنا ہو وہ کر گزرو اور مجھ کو ذرا بھی مہلت نہ دو پھر اس پر بھی اگر تم اعراض ہی کرتے رہو تو تم جانتے ہو کہ میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کیا میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے اور مجھ کو تو یہ حکم کیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں۔ اس پر بھی ان کی قوم ان کی تکذیب کرتی رہی پھر ہم نے نوحؑ کو اور جو اس کے ہمراہ کشتی میں سوار تھے ان کو طوفان سے نجات دی اور ان طوفان سے نجات پانے والوں کو جانشین کیا اور جو ہماری آیتوں کی تکذیب کیا

کرتے تھے ان سب کو غرق کر دیا۔ اے مخاطب عبرت کی نگاہ سے دیکھ جن کو ڈرایا جا چکا تھا۔ ان کا انجام کیسا ہوا۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۳۴۴،۳۴۵)

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ فَلَبِثَ فِیۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوۡفَانُ وَهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنۡجَیۡنٰهُ وَاَصۡحٰبَ السَّفِیۡنَةِ وَجَعَلۡنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۵﴾ (العنکبوت۔ ۱۴،۱۵)

ترجمہ: اور بلاشبہ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا سو وہ ان لوگوں میں پچاس برس کم ایک ہزار سال رہا پھر ان لوگوں کو طوفان نے آ پکڑا اور وہ بڑے ہی نافرمان تھے۔ پھر ہم نے نوحؑ کو اور جہاز والوں کو بچا لیا اور ہم نے اس واقعۂ عذاب کو اہلِ عالم کے لئے ایک عبرت آموز نشانی بنایا۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۳۴)

۳) حضرت ابراہیمؑ اور ان کی قوم کے تعلق سے آیات:

وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰكِفِیۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ
النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا
وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا
مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا
وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ
مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ
فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ (البقرہ۔ ۱۲۴-۱۳۰)

ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا سو وہ ان باتوں کو پوری طرح بجالایا تو خدا نے فرمایا کہ میں تجھ کو لوگوں کا مقتدا بناؤں گا وہ بولا اور میری اولاد میں سے بھی خدا نے فرمایا میرا یہ عہد وقرار ظالموں کو شامل نہ ہوگا۔ اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے واسطے مرجع اور پناہ کی جگہ مقرر کیا اور کہا کہ مقامِ ابراہیمؑ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی طرف یہ حکم بھیجا کہ میرے گھر کو زائرین اور مجاورین کے لئے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک رکھو۔ اور جب ابراہیم نے عرض کیا اے میرے رب اس جگہ کو ایک امن والا شہر بنادے اور اس شہر کے رہنے والوں میں سے جو

اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اس کو کھانے کے لئے قسم قسم کے میوے عطا فرما خدا نے فرمایا اور جو شخص کفر کرے گا اس کو بھی تھوڑی مدت کے لئے خوب سودمند کروں گا پھر اس کو جبراً دوزخ کے عذاب میں پہونچاؤں گا اور وہ پہونچنے کی بہت بری جگہ ہے۔ اور جب ابراہیمؑ خانۂ کعبہ کی بنیادیں اونچی کررہا تھا اور اس کے ساتھ اسماعیلؑ بھی اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرما۔ بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اور زیادہ اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی جماعت پیدا کر جو تیری فرمانبردار ہو اور ہم کو ہمارے حج کے احکام بھی سکھا دے اور ہم سے درگزر فرما بیشک تو ہی بڑا درگزر کرنے والا بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہی میں سے ہو وہ رسول تیری آیتیں ان کے روبرو تلاوت کیا کرے اور ان کو کتاب اور دانائی کی باتیں سکھایا کرے اور ان کو پاک صاف بنائے (تزکیہ کرے) بلاشبہ تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔ اور کون ایسا ہوگا جو ملتِ ابراہیمیؑ سے اعراض کرے مگر ہاں وہی شخص جو اپنے آپ ہی کو نہ سمجھتا ہو اور ہم نے دنیا میں بھی ابراہیم کو منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیک لوگوں میں سے ہے۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۲۹، ۳۰)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝۵۱ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝۵۲ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا

عٰبِدِیۡنَ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدۡ کُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ﴿۵۴﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا
بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِیۡنَ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلۡ رَّبُّکُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ الَّذِیۡ
فَطَرَہُنَّ ۫ۖ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ﴿۵۶﴾ وَ تَاللّٰہِ لَاَکِیۡدَنَّ اَصۡنَامَکُمۡ بَعۡدَ
اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَہُمۡ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیۡرًا لَّہُمۡ لَعَلَّہُمۡ اِلَیۡہِ یَرۡجِعُوۡنَ﴿۵۸﴾
قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ ہٰذَا بِاٰلِہَتِنَاۤ اِنَّہٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ﴿۵۹﴾ قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًی یَّذۡکُرُہُمۡ
یُقَالُ لَہٗۤ اِبۡرٰہِیۡمُ ﴿ؕ۶۰﴾ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِہٖ عَلٰۤی اَعۡیُنِ النَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡہَدُوۡنَ﴿۶۱﴾
قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ ہٰذَا بِاٰلِہَتِنَا یٰۤـاِبۡرٰہِیۡمُ ﴿ؕ۶۲﴾ قَالَ بَلۡ فَعَلَہٗ ٭ۖ کَبِیۡرُہُمۡ ہٰذَا
فَسۡـَٔلُوۡہُمۡ اِنۡ کَانُوۡا یَنۡطِقُوۡنَ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّکُمۡ اَنۡتُمُ
الظّٰلِمُوۡنَ ﴿ۙ۶۴﴾ ثُمَّ نُکِسُوۡا عَلٰی رُءُوۡسِہِمۡ ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا ہٰۤؤُلَآءِ یَنۡطِقُوۡنَ﴿۶۵﴾
قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُکُمۡ شَیۡئًا وَّ لَا یَضُرُّکُمۡ ﴿ؕ۶۶﴾ اُفٍّ لَّکُمۡ
وَ لِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ﴿۶۷﴾ قَالُوۡا حَرِّقُوۡہُ وَ انۡصُرُوۡۤا
اٰلِہَتَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿ۙ۶۹﴾
وَ اَرَادُوۡا بِہٖ کَیۡدًا فَجَعَلۡنٰہُمُ الۡاَخۡسَرِیۡنَ ﴿ۚ۷۰﴾ (الانبیاء۔ ۷۰-۵۱)

ترجمہ: اور بلا شبہ ہم نے موسیٰؑ کو توریت عطا کرنے سے پہلے ابراہیمؑ کو اس کی صحیح ہدایت کی تھی اور ہم اس کی اہلیت وصلاحیت کو خوب جانتے تھے جبکہ اس ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے بڑوں کو انہی مورتیوں کی پوجا کرتے پایا ہے ابراہیمؑ نے کہا بیشک تم بھی صریح غلطی میں ہو اور تمہارے بڑے بھی

صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ وہ بولے کیا تو ہمارے پاس کوئی سچی بات لے کر آیا ہے یا تو محض خوش طبعی کرنے والوں میں سے ہے ابراہیمؑ نے کہا دل لگی کی بات نہیں بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو تمام آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اور میں اس بات پر پوری بصیرت کے ساتھ شہادت دیتا ہوں اور جب تم چلے جاؤ گے تو خدا کی قسم میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ پھر ابراہیمؑ نے ان بتوں میں سے سوائے ایک بڑے بت کے سب بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں وہ واپسی پر بتوں کی یہ حالت دیکھ کر کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے اس میں شک نہیں کہ وہ کوئی بڑا ہی ظالم ہے بعض لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے ان بتوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا ہے انہوں نے کہا اچھا تو اس ابراہیم کو سب لوگوں کے سامنے لاؤ تا کہ اور لوگ بھی گواہ ہو جائیں لوگوں نے ابراہیمؑ سے دریافت کیا اے ابراہیمؑ کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ توڑ پھوڑ کی حرکت کی ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا نہیں، بلکہ یہ حرکت ان کے اس بڑے نے کی ہے اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو خود ان بتوں سے ہی تم دریافت کر لو۔ اس پر وہ مشرک اپنے دلوں کی جانب متوجہ ہوئے اور آپس میں کہنے لگے اس میں شک نہیں کہ تم ہی ناحق پر ہو پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا اور ابراہیمؑ سے کہا تو تو یہ بات جانتا ہی ہے کہ یہ بت بولا نہیں کرتے۔ ابراہیمؑ نے کہا تو کیا تم خدا کو چھوڑ کر

ایسوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ تم کو کچھ نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان۔تف ہے! تم پر اوران پر جن کوتم خدا کے سوا پوجتے ہو۔تو کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ وہ مشرک آپس میں کہنے لگے ابراہیمؑ کو آگ میں جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کا بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ہم نے آگ کو حکم دیا اے آگ ٹھنڈی اور آرام دہ ہو جا ابراہیمؑ کے حق میں۔اوران لوگوں نے ابراہیمؑ کی برائی کا ارادہ کیا تھا مگر ہم نے ان کو ہی ناکام کر دیا۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۲۲-۵۲۰)

سورۂ عنکبوت میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے:

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِۦٓ إِلَّآ أَن قَالُوا۟ ٱقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَىٰهُ ٱللَّهُ مِنَ ٱلنَّارِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ (العنکبوت۔ ۲۴)

ترجمہ: پس ابراہیمؑ کی قوم کے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہ تھا کہ آپس میں کہنے لگے یا تو اس کو قتل کر ڈالو یا اسے جلا دو تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اس آگ سے نجات دی بیشک اس واقعۂ ابراہیمیؑ میں بھی ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں بہت ہی نشانیاں ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۶۳۶)

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ ءَازَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا ءَالِهَةً ۖ إِنِّىٓ أَرَىٰكَ وَقَوْمَكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُرِىٓ إِبْرَٰهِيمَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ ٱلْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ ٱلَّيْلُ رَءَا كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّى ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ ٱلْءَافِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَءَا

الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ۝۷۷ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْۤءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ۝۷۸ اِنِّيْ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ۝۷۹ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ
اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ
عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ۝۸۰ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ
اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ
الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۸۱ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ
يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۝۸۲

(الانعام ۔ ۸۲-۷۴)

ترجمہ: اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جبکہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے یقیناً میں تجھ کو اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔ اور ہم اسی طرح ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ اس کا اطمینان زیادہ ہو اور اس لئے کہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے۔ چنانچہ جب شب کی تاریکی ابراہیمؑ پر چھا گئی تو اس نے ایک تارا دیکھا اس نے کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ تارا غروب ہوگیا تو ابراہیم نے کہا میں غروب

ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر ابراہیمؑ نے جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ غائب ہو گیا تو ابراہیمؑ نے کہا اگر میرے رب نے میری رہنمائی نہ فرمائی تو بلاشبہ میں گمراہ لوگوں میں رہ جاؤں گا۔ پھر جب ابراہیمؑ نے آفتاب کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے یہ تو سب میں بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو ابراہیمؑ نے کہا اے میری قوم بلاشبہ میں ان چیزوں سے سخت بیزار ہوں جن کو تم خدا کا شریک قرار دیتے ہو۔ میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنا رخ اسی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو بنایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور اس کی قوم اس سے کج بحثی کرنے لگے ابراہیمؑ نے کہا کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے سیدھی راہ دکھادی ہے اور میں ان چیزوں کی ضرر رسانی سے جن کو تم اللہ کا شریک قرار دیتے ہو بالکل نہیں ڈرتا مگر ہاں میرا رب اگر کچھ چاہے اور میرے رب نے از روئے علم ہر چیز کو گھیر رکھا ہے تو کیا تم سوچتے نہیں۔ اور جن چیزوں کو تم نے خدا کا شریک بنا رکھا ہے بھلا میں ان سے کیوں کر ڈر سکتا ہوں حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے ان چیزوں کو خدا کا شریک بنا رکھا ہے جن کے شریک بنانے پر خدا نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری اب ان دونوں فریق میں سے کونسا فریق امن واطمینان کا زیادہ حق دار ہے جواب دو اگر تم کچھ جانتے ہو۔ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی تو ایسے ہی لوگ پُرامن ہیں اور یہی لوگ راہ یافتہ

ہیں۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۲۱۷، ۲۱۸)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ (النساء۔۱۲۵)

ترجمہ: اوراس شخص سے بہتر اور اچھا کس کا طریقہ ہو سکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہو اور وہ نیک روش کا پابند بھی ہو اور وہ سب ملتوں سے یکسو ہو کر صرف ملتِ ابراہیمی کی پیروی کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خالص دوست بنایا تھا۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۱۵۵)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾
شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى
الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ
اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

(النحل۔ ۱۲۳-۱۲۰)

ترجمہ: بیشک ابراہیمؑ بھلائی کی تعلیم دینے والا اللہ کا فرمانبردار تھا جو سب طرف سے یکسو ہو کر خدا کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ وہ خدا کی نعمتوں کا شکر گزار تھا، خدا نے اس کو منتخب کر لیا تھا اور سیدھی راہ کی طرف خدا ہی نے اس کی رہنمائی کی تھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی خوبیاں عطا کی تھیں اور یقیناً وہ آخرت میں بھی اعلیٰ مرتبہ کے لوگوں میں سے ہو گا۔ پھر ہم نے آپ کی طرف یہ وحی بھیجی کہ آپ

ابراہیمؑ کے طریقہ پر چلئے جو بالکل یکسو ہو چکا تھا اور وہ شرک کرنے والوں میں سے
نہ تھا۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۴۷، ۴۴۸)

۴) حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کے تعلق سے آیات:

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا
بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ
اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا
الْحَقَّ ۗ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾
قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى
عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ
لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ
وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ
السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ
نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ
نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ
وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ
عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَانۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ
سٰجِدِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ
فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى
الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ
اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوۡۤا اِنَّاۤ
اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَـنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا
جَآءَتۡنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾

(الاعراف۔۱۲۶-۱۰۳)

ترجمہ: پھر ہم نے ان مذکورہ پیغمبروں کے بعد موسیٰ ؑ کو اپنے دلائل دے کر فرعون اور اُن کے مشیر کار اُمرا کے پاس بھیجا مگر اُن لوگوں نے ان دلائل کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کیا تو اے پیغمبر ذرا دیکھئے ان فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ اور موسیٰ ؑ نے کہا اے فرعون میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ میرے لئے یہی لائق ہے کہ میں خدا کی طرف بجز سچی بات کے اور کوئی بات منسوب نہ کردوں۔ بیشک میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک بڑی دلیل لایا ہوں، لہٰذا اے فرعون تو بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ بھیج دے۔ فرعون نے کہا اگر واقعی تو کوئی نشان لے کر آیا ہے تو اس کو پیش کر اگر تو اپنے وعدے میں سچا ہے۔ اس پر موسیٰ ؑ نے اپنا عصا ڈال دیا اور وہ ڈالتے ہی ایک صاف اور صریح اژدہا بن گیا۔ اور موسیٰ ؑ نے اپنا

ہاتھ جو باہر نکالا تو وہ ہاتھ اسی وقت سب دیکھنے والوں کے لئے بہت ہی چمکدار ہو گیا۔ اس پر فرعون کی قوم کے سرداروں نے آپس میں کہا کہ واقعی یہ کوئی بڑا واقف جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے باہر نکال دے اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو۔ ان سرداروں نے فرعون سے کہا کہ تو موسیٰ کو اور اس کے بھائی کو اس وقت کچھ مہلت دے دے اور تو مختلف شہروں میں اپنے ہرکارے بھیج دے کہ وہ ہر ماہرِ فن جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں۔ چنانچہ جادوگر جب فرعون کے پاس آ گئے تو کہنے لگے اگر ہم موسیٰ ؑ پر غالب آ گئے تو ہم کو کوئی بڑا انعام ملے گا۔ فرعون نے کہا ہاں انعام تو ملے ہی گا اور تم شاہی مقربین میں بھی شامل کر لئے جاؤ گے۔ اس پر جادوگروں نے کہا اے موسیٰ ؑ یا تو آپ پہلے ڈال دیجئے یا ہم کو جو ڈالنا ہے وہ ہم ڈالتے ہیں۔ موسیٰ ؑ نے جواب دیا تم ہی پہلے ڈالو پھر جب ان جادوگروں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا اور ان کو خوف زدہ کر دیا اور وہ بڑا بھاری جادو بنا کر لائے۔ اور ہم نے موسیٰ ؑ کو حکم بھیجا کہ اے موسیٰ ؑ تو اپنا عصا ڈال دے۔ اس عصا کا ڈالنا تھا کہ وہ اسی وقت اس سب جھوٹے طلسم کو نگلنے لگا جو وہ بنا رہے تھے۔ پس حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ جادوگر کر رہے تھے وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ غرض فرعون اور اس کے ساتھی اس جگہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر الٹے پھرے۔ اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ اور کہنے لگے ہم اس رب العالمین پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ کا رب ہے۔ فرعون نے جادوگروں سے کہا تم میری اجازت سے قبل ہی

اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ ایک سازش ہے جو تم نے اس شہر میں کی ہے تا کہ تم
اس شہر کے لوگوں کو یہاں سے بے دخل کر دو لہٰذا اب تم کو اس کا نتیجہ معلوم ہوا جاتا
ہے۔ یقیناً میں تم سب کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا
پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا۔ نو مسلم جادوگروں نے جواب دیا بلا شبہ ہم سب تو
اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور تو نے ہم میں سوائے اس کے
اور کونسا عیب دیکھا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر جب کہ وہ نشانیاں ہم تک
پہونچ گئیں ایمان لے آئے ہیں۔ اے ہمارے رب ہم پر بکثرت صبر کا فیضان فرما
اور ایسی حالت میں ہماری روح قبض کر کہ ہم مسلمان ہوں۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۲۶۲-۲۵۹)

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ
فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا
قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ

وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى
اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي
الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

(الاعراف۔۱۳۶-۱۳۰)

ترجمہ: اور ہم نے فرعون والوں کو قحط سالیوں اور پھلوں کے نقصانات میں مبتلا کیا کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں۔ پھر جب اُن کو کوئی آسودگی میسر آتی تو کہتے کہ یہ ہمارا حق ہے اور جب کبھی ان کو کوئی سختی پہونچتی تو اُس کو موسیٰ ؑ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے یاد رکھو ان کی نحوست و بدشگونی تو اللہ ہی کے علم میں ہے لیکن اُن میں کے اکثر لوگ بے علم تھے۔ اور فرعون والے موسیٰ ؑ سے یوں کہتے تھے کہ تو ہمارے پاس خواہ کوئی نشانی بھی اس غرض سے لائے کہ تو اُس کی وجہ سے ہم کو مسحور کر لے لیکن ہم تجھ کو ماننے والے نہیں۔ آخر کار ہم نے اُن پر پانی کا طوفان بھیجا اور ٹڈیاں بھیجیں اور جوئیں اور مینڈک بھیجے اور خون کا عذاب بھیجا کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے اس پر بھی وہ سرکشی ہی کرتے رہے اور وہ لوگ تھے ہی گنہ گار۔ اور جب اُن پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو موسیٰ سے کہتے اے موسیٰ ؑ تو اپنے رب سے اس عہد کی بنا پر جو اس نے تجھ سے کر رکھا ہے ہمارے لئے دعا کر اگر تو نے اس عذاب کو ہم سے دور کر دیا تو یقیناً ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور ہم بنی اسرائیل کو بھی تیرے ہمراہ بھیج دیں گے۔ مگر ہم جب ان سے اس مقررہ وقت تک کے لئے جس تک وہ

پہونچنے والے تھے اس عذاب کو ہٹا لیتے تو وہ فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگتے۔ آخر کار ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان کو دریا میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان آیتوں سے غفلت برتتے تھے۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۲۶۳، ۲۶۴)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝۱۰۱ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝۱۰۲ (بنی اسرائیل۔۱۰۱، ۱۰۲)

ترجمہ: اور بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ کو جب کہ وہ بنی اسرائیل کے پاس آئے تھے نو (۹) نشانیاں کھلی ہوئی دی تھیں آپ بنی اسرائیل یعنی ان کے علماء سے پوچھ دیکھئے پس فرعون نے موسیٰؑ سے کہا اے موسیٰؑ میں تیرے متعلق یہ خیال کرتا ہوں کہ تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے۔ موسیٰؑ نے جواب دیا اے فرعون تو بھی خوب جانتا ہے کہ ان نشانیوں کو جو بطور بصیرت افروز دلائل کے ہیں صرف آسمانوں اور زمین کے رب نے ہی نازل کیا ہے اور میں اے فرعون تیرے متعلق خیال کرتا ہوں کہ تو ہلاک ہوا چاہتا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۴۶۵، ۴۶۶)

۹ معجزات اس طرح ہیں:

(۱) عصا، (۲) یدِ بیضا، (۳) سِنین (قحط)، (۴) نقصِ ثمرات (پھلوں کا

نقصان)، (۵) طوفان، (۶) جراد (ٹڈی دل)، (۷) نمل (جوں)، (۸) ضفادع (مینڈک)، (۹) دم (خون) (قصص القرآن، جلد اول ۔ ص ۴۴۸)

اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۷ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۸ یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ ۹ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۱۰ ۖ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۱۱ وَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۱۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۱۳ ۚ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۱۴ ع (النمل ۔ ۷ ۔ ۱۴)

ترجمہ: اے پیغمبر موسیٰ ؑ کا وہ واقعہ بیان کیجئے جبکہ موسیٰ ؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے میں وہاں سے کوئی خبر تمہارے پاس لے کر آتا ہوں یا آگ سے کوئی چیز جلا کر ایک شعلہ لے آتا ہوں تاکہ تم اس آگ سے گرمی حاصل کرو۔ سو جب موسیٰ ؑ اس آگ کے پاس پہنچا تو آواز دی گئی کہ مبارک ہے جو

اس آگ کے اندر ہے اور وہ جو اس آگ کے آس پاس ہے اور اللہ رب العالمین تمام عیوب سے پاک ہے۔ اے موسیٰؑ بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں زبردست حکمت والا۔ اور تو اپنا عصا ڈال دے پھر جب موسیٰؑ نے لاٹھی کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا گویا وہ ایک تیز رفتار سانپ ہے تو موسیٰؑ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ ڈر نہیں۔ میرے حضور میں پہونچکر پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔ مگر ہاں جس سے کوئی کوتاہی ہو جائے پھر وہ بُرائی کے بعد بھلائی سے اس کی تلافی کر دے تو میں بڑی مغفرت کرنے والا نہایت مہربان ہوں۔ اور تو اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر لے جا تو وہ بغیر کسی عیب کے خوب سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ دونوں معجزے ان نو معجزوں میں سے ہیں جو تجھ کو دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے کیونکہ وہ بڑے حد سے نکل جانے والے لوگ ہیں۔ غرض جب ان کے پاس ہمارے نہایت روشن وواضح معجزے پہونچے تو کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور ان لوگوں نے ازروئے ظلم اور تکبر وسرکشی ان معجزات کا انکار کر دیا حالانکہ اُن کے دل ان کا یقین کر چکے تھے سوائے پیغمبر دیکھئے ان مفسدوں کا انجام کیسا ہوا۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ ص ۶۰۱، ۶۰۲)

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ

بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ
يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ
الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ (البقرہ۔۶۰-۵۳)

ترجمہ: اور وہ احسان یاد کرو جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فیصلہ کن چیز عطا کی تاکہ تم صحیح راستہ اختیار کرو۔ اور وہ بات یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے اس بچھڑے کو معبود بنا کر اپنا بڑا نقصان کیا سو اب تم اپنے خالق کے سامنے توبہ کرو اور ایک دوسرے کو قتل کرو یہی طریقہ تمہارے خالق کے نزدیک

تمہارے لئے بہتر ہے پھر خدا تعالیٰ نے تم پر توجہ فرمائی بیشک وہی بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔اور وہ زمانہ یاد کرو جب تم نے کہا اے موسیٰ ؑ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں گے ہرگز تیری تصدیق نہیں کریں گے۔ اس پر تم کو ایک کڑک ناک بجلی نے آ پکڑا اور تم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔پھر ہم نے تم کو تمہارے مرے پیچھے زندہ کر اٹھایا کہ شاید تم احسان مانو گے۔اور ہم نے تم پر ابر کو سایہ افگن کیا اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اُنہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا لیکن وہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔ جب ہم نے حکم دیا کہ تم لوگ اس بستی میں داخل ہو پھر جہاں چاہو اس میں خوب جی بھر کر کھاتے پھرو اور دروازے میں عاجزی سے کمر کو جھکائے ہوئے داخل ہونا ار زبان سے حطۃ یعنی بخشدے کہتے جانا تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو ہم مزید مراعات دیں گے۔پھر جو لوگ ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کی جگہ جس کی اُن سے فرمائش کی گئی تھی اور دوسرا لفظ بدل دیا اس پر ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کے باعث آسمان سے عذاب نازل کیا۔اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ ؑ نے اپنی قوم کے واسطے پانی کی دعا کی اس پر ہم نے موسیٰ ؑ کو حکم دیا کہ تم ایک خاص پتھر پر اپنی لکڑی مارو پھر لکڑی کے مارتے ہی اس پتھر سے بارہ چشمے بہہ نکلے۔بنی اسرائیل کے ہر ایک قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ جان لیا۔اللہ تعالیٰ کی روزی سے کھاؤ اور پیو اور ملک میں

فساد نہ برپا کرتے پھرو۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۱۳، ۱۴)

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۷ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۸ (الشعراء۔ ۷،۸)

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی اچھی اچھی چیزیں اگائی ہیں۔ بے شک اس روئیدگی میں بڑی نشانی ہے اور ان میں کے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۸۵)

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۰ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۳۱ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝۳۲ وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ۝۳۳ (الشعراء۔ ۳۳-۳۰)

ترجمہ: اس پر موسیٰؑ نے کہا کیا اگر میں کوئی صاف وصریح چیز تیرے پاس لایا ہوں فرعون نے کہا اچھا اگر تو سچا ہے تو وہ صاف وصریح چیز پیش کر۔ اس پر موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ اسی وقت ایک صاف ونمایاں اژدہا بن گیا۔ اور موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ ہاتھ اسی وقت سب دیکھنے والوں کے سامنے بہت ہی چمکدار ہو گیا۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۸۷)

۱) فرعون کا عبرت ناک واقعہ:

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ

اٰمَنْتُ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۝۹۰ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ
قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ۝۹۱ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ
لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً ؕ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ۝۹۲

(یونس۔ ۹۲-۹۰)

ترجمہ: اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور ظلم کی غرض سے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب اس کو ڈوبنے نے آپکڑا یعنی فرعون ڈوبنے لگا تو اس نے کہا میں اس بات پر ایمان لایا کہ اس خدا کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی فرماں برداروں میں شامل ہوتا ہوں۔ اس کو جواب دیا گیا کیا اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پیشتر تو نافرمانی کرتا رہا اور تو تو بڑے مفسدوں میں سے تھا۔ پس آج ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو اپنے سے پچھلوں کے لئے ایک عبرت آموز نشانی ہو اور واقعہ یہ ہے کہ اکثر لوگ ہماری عبرت انگیز نشانیوں سے غافل ہیں۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۳۴۷، ۳۴۸)

ہم نے بنی اسرائیل کو (اس) دریا (بحرِ قلزم) سے پار کردیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون مع اپنے لشکر کے ظلم اور زیادتی کے ارادہ سے (دریا میں) چلا (کہ دریا سے نکل کر ان سے قتل وقتال کرے لیکن وہ دریا سے پار نہ ہوسکا) یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا (اور ملائکہ عذاب کے نظر آنے لگے) تو (سراسیمہ ہوکر) کہنے لگا میں

ایمان لاتا ہوں کہ بجز اس کے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں داخل ہوتا ہوں (سو مجھ کو اس غرق سے اور عذابِ آخرت سے نجات دی جاوے) اور (معاینۂ آخرت کے) پہلے سے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا اب نجات چاہتا ہے۔ (معارف القرآن، جلد چہارم۔ص ۵۵۹،۵۶۰)

سو (بجائے نجاتِ مطلوبہ کے) آج ہم تیری لاش کو (پانی میں تہِ نشین ہونے سے) نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لئے موجب عبرت ہو جو تیرے بعد (موجود) ہیں (کہ تیری بدحالی اور تباہی دیکھ کر مخالفتِ احکام الٰہیہ سے بچیں) اور حقیقت یہ ہے کہ (پھر بھی) بہت سے آدمی ہماری (ایسی ایسی) عبرتوں سے غافل (اور مخالفتِ احکام سے نہیں ڈرتے)۔ (معارف القرآن، جلد چہارم۔ص ۵۶۶)

اس کی یہ لاش سب کے لئے نمونۂ عبرت بن گئی، پھر معلوم نہیں کہ اس لاش کا کیا انجام ہوا، جس جگہ فرعون کی لاش پائی گئی تھی آج تک وہ جگہ جَبَلِ فرعون کے نام سے معروف ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا اخباروں میں یہ خبر چھپی تھی کہ فرعون کی لاش صحیح سالم برآمد ہوئی اور عام لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا، اور وہ آج تک قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ مگر یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وہی فرعون ہے جس کا مقابلہ حضرت موسیٰؑ سے ہوا تھا یا کوئی دوسرا فرعون ہے کیونکہ لفظ فرعون کسی ایک شخص کا نام نہیں، اس زمانے میں مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کا لقب دیا جاتا تھا۔

مگر کچھ عجب نہیں کہ قدرت نے جس طرح غرق شدہ لاش کو عبرت کے لئے کنارہ پر ڈال دیا تھا اسی طرح آئندہ نسلوں کی عبرت کے لئے اس کو گلنے سڑنے سے بھی محفوظ رکھا ہو، اور اب تک موجود ہو۔

(معارف القرآن، جلد چہارم۔ص ۵۶۷)

ب) واقعہ سبت:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ (البقرہ۔ ۶۵،۶۶)

ترجمہ: اور تم ان لوگوں سے خوب واقف ہو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن کے مقررہ احکام میں زیادتی کی تھی سو ہم نے ان کو کہا کہ تم ذلیل و خوار بندر بن جاؤ۔ پھر ہم نے اس مسخ کے واقعہ کو ان لوگوں کے لئے جو وہاں موجود تھے اور ان کے لئے جو پیچھے آنے والے تھے ایک عبرت آموز واقعہ بنا دیا اور ان لوگوں کے لئے جو ڈرنے والے ہیں اس واقعہ کو موجب نصیحت بنا دیا۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۱۵)

بنی اسرائیل کو توریت میں حکم ہوا تھا کہ ''شنبہ کا دن خالص عبادت کے لئے مقرر ہے اس دن مچھلی کا شکار مت کرو'' وہ لوگ فریب اور حیلہ سے ہفتہ کے دن شکار کرنے لگے تو اللہ نے ان کو مسخ کر کے ان کی صورت بندر کی سی کر دی۔ فہم و شعور انسانی موجود تھا۔ ایک دوسرے کو دیکھتا تھا اور روتا تھا مگر کلام نہیں کر سکتا تھا۔ تین

دن کے بعد سب مر گئے اور یہ واقعہ حضرت داودؑ کے عہد میں ہوا۔

(تفسیرِ عثمانی۔ص ۱۳۰)

ج) تابوتِ سکینہ:

حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیجئے تاکہ ہم اس کی سرپرستی میں جہاد کریں۔ ان کے نبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارے لئے بادشاہ مقرر کیا ہے۔ تمام لوگ یہ کہنے لگے کہ طالوت کے پاس مال کی وسعت نہیں ہے اور ہم مال والے ہیں ہم کو یہ عہدہ دینا چاہیئے تھا۔ پھر ان کے نبی نے کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی نشانی تابوتِ سکینہ ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ (البقرہ۔۲۴۸)

ترجمہ: اور ان لوگوں سے ان کے نبی نے کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی جانب سے تسکینِ قلب کا سامان ہے وہ کچھ وہ بقیہ اشیاء بھی ہیں جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ چھوڑ گئے تھے اس صندوق کو فرشتے اٹھا کر لائیں گے۔ یقیناً اس صندوق کے آنے میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ص ۶۳)

۵) حضرت ہودؑ اور قومِ عاد کے تعلق سے آیات:

كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۲۳ۚۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۲۴ۚ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝۱۲۵ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۱۲۶ۚ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۲۷ؕ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝۱۲۸ۙ (الشعراء۔۱۲۸-۱۲۳)

ترجمہ: اور عاد والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کا شیوہ اختیار کیا۔ جب کہ ان سے ان کے بھائی ہودؑ نے کہا کیا تم لوگ ڈرتے نہیں۔ میں تم سب کے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا میرا اجر وصلہ تو بس رب العالمین ہی کے ذمہ ہے۔ کیا تم لوگ ہر اونچے مقام پر عبث اور بلا ضرورت ایک بلند یادگار بناتے ہو۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۹۳)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۱۴۰ۧ (الشعراء۔۱۳۹،۱۴۰)

ترجمہ: غرض ان لوگوں نے ہودؑ کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا بیشک عاد کے اس واقعہ میں بڑی سبق آموز عبرت ہے اور باوجود اس کے ان کافروں میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور بیشک آپ کا رب ہی کمال قوت کا مالک نہایت رحم والا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۹۴)

۶) حضرت صالحؑ اور قومِ ثمود کے تعلق سے آیات:

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۴۱ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۴۲
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝۱۴۳ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۱۴۴ (الشعراء۔ ۱۴۴-۱۴۱)

ترجمہ: قبیلۂ ثمود نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ جب کہ ان سے ان کے بھائی صالحؑ نے فرمایا کیا تم لوگ ڈرتے نہیں۔ میں تم سب کے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔ سو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ ص ۵۹۴)

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۵۴ قَالَ
هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۱۵۵ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۵۶ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝۱۵۷
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۵۸ (الشعراء۔ ۱۵۸-۱۵۴)

ترجمہ: تو تو صرف ہم ہی جیسا ایک آدمی ہے سو اگر تو سچا ہے تو کوئی معجزہ پیش کر۔ اس پر صالحؑ نے کہا یہ ایک اونٹنی ہے ایک باری پانی پینے کے لئے اس کی ہے اور ایک مقررہ دن کی باری تمہارے مواشی کے لئے ہے اور اس اونٹنی کو بدی اور برائی کے ساتھ ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تم کو ایک بہت بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا۔ آخر کار ان لوگوں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر وہ پشیمان ہوئے۔ انجام کار ان کو عذاب نے آلیا بے شک ثمود کے اس واقعہ میں بڑی سبق آموز نشانی ہے اور باوجود

اس کے ان کافروں میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۹۵)

۷) حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کے تعلق سے آیات:

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾

(الشعراء۔ ۱۶۳-۱۶۰)

ترجمہ: لوطؑ کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب کہ ان لوگوں سے ان کے بھائی لوطؑ نے کہا کیا تم لوگ ڈرتے نہیں۔ میں تم سب کے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۹۵)

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾

(الشعراء۔ ۱۷۴-۱۶۹)

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے متعلقین کو ان کے کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں نجات دے۔ سو ہم نے لوطؑ کو اور اس کے جملہ متعلقین کو بچالیا۔ مگر ہاں ایک بڑھیا یعنی لوط کی بیوی کہ وہ رہ گئی رہ جانے والوں میں پھر ہم نے اور دوسرے سب لوگوں کو ہلاک کر ڈالا اور ہم نے ان پر ایک عجیب قسم کا مینہ برسایا یعنی پتھروں کا

سو کیا ہی برا مینہ تھا جو ان لوگوں پر برسا جن کو ڈرایا گیا تھا۔ بیشک اس لوطؑ کے واقعہ میں بڑی سبق آموز عبرت ہے اور باوجود اس کے ان کافروں میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۹۶)

۸) حضرت شعیبؑ اور اصحاب الئیکہ کے تعلق سے آیات:

كَذَّبَ اَصۡحٰبُ لۡـئَیۡكَةِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ شُعَیۡبٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیۡ لَكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوۡفُوا الۡكَیۡلَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ﴿۱۸۲﴾ (الشعراء۔ ۱۸۲-۱۷۶)

ترجمہ: بن (اُیکہ) کے باشندوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب کہ ان لوگوں سے شعیبؑ نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں۔ میں تم سب کے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ اور میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا میرا صلہ تو بس رب العالمین ہی کے ذمے ہے۔ تم پیمانہ کو پورا بھرا کرو اور نقصان پہونچانے والے مت بنو۔ اور ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۹۶، ۵۹۷)

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَهُمۡ عَذَابُ یَوۡمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ (الشعراء۔۱۹۱-۱۸۹)

ترجمہ: سو یہ لوگ شعیبؑ کی تکذیب کرتے رہے آخر کار ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے آ پکڑا بلاشبہ وہ ایک بڑے خوفناک دن کا عذاب تھا۔ بے شک ان لوگوں کے واقعہ میں بڑی عبرت آموز نشانی ہے اور باوجود اس کے ان کافروں میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی کمال قوت کا مالک اور بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔ (کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۵۹۷)

۹) حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے تعلق سے آیات:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

مُّؤْمِنِيْنَ ۝٤٩ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝٥٠ (آل عمران۔ ۵۰-۴۵)

ترجمہ: وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جب کہ فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک ایسے کلمہ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کی جانب سے ہوگا یعنی اس کے لفظِ کن کا ظہور ہوگا اس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابنِ مریم ہوگا وہ دنیا اور آخرت میں ذی مرتبت ہوگا اور مقرب بارگاہ لوگوں میں سے ہوگا۔ اور وہ لوگوں سے پنگوڑے میں بھی کلام کرے گا اور پوری عمر کا ہو کر بھی اور وہ اعلیٰ درجہ کے نکوکاروں میں سے ہوگا۔ مریم نے کہا اے میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ مجھ کو کسی شخص نے چھوا تک بھی نہیں جواب ملا یوں ہی ہوگا اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کر دیتا ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بس اس کو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا چنانچہ وہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو کتبِ سماویہ کی اور دانائی کی باتوں کی اور توریت اور انجیل کی تعلیم دے گا۔ اور بنی اسرائیل کے لئے اس کو رسول مقرر کرے گا وہ بنی اسرائیل سے کہے گا میں تمہارے رب کی نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ میں تمہارے سامنے مٹی سے ایک پرندے کی صورت بناتا ہوں پھر اس کے اندر پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن جاتا ہے اور میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں اور میں خدا کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور

جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ دوسرے دن کے لئے اپنے گھروں میں رکھ آتے ہو میں تمہیں وہ سب بتا دیتا ہوں بلاشبہ ان امورِ مذکورہ میں تمہارے لئے بڑی دلیل ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔ اور میں اس توریت کی تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی تھی اور میں اس لئے آیا ہوں کہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کر دوں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی دلیل لے کر آیا ہوں لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرماں برداری کرو۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۸۷، ۸۸)

۱) نزولِ مائدہ:

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ (المائدہ۔ ۱۱۵-۱۱۲)

ترجمہ: وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جب کہ حواریوں نے کہا اے عیسیٰؑ مریم کے

بیٹے کیا تیرا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان کھانے کا نازل کرے
حضرت عیسیٰ ؑ نے جواب دیا اگر تم ایمان والے ہو تو خدا سے ڈرو۔ ان حواریوں نے
کہا ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اس خوان میں سے کچھ کھائیں بھی اور ہمارے قلوب کو
اطمینان بھی ہو اور ہم کو اس بات کا پورا یقین ہو جائے کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور
ہم اس نزولِ مائدہ پر گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ اس پر حضرت عیسیٰ ؑ بن
مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک کھانے کا
خوان نازل فرما کہ وہ خوان ہمارے پہلوں اور ہمارے بعد والوں کے لئے سب
کے لئے خوشی کی بات قرار پائے اور تیری قدرت کا یہ مائدہ ایک نشان ہو جائے اور
ہم کو روزی عطا فرما تو ہی سب سے بہترین روزی دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا میں تم پر وہ کھانے کا خوان نازل کرنے والا ہوں مگر جو شخص تم میں سے اس کے
بعد ناسپاسی کرے گا تو میں اس کو سزا بھی ایسی سخت دوں گا کہ اقوامِ عالم میں سے کسی کو
اس جیسی سخت سزا نہ دوں گا۔ (کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۲۰۱)

۱۰) حضرت زکریاؑ کے تعلق سے آیات:

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝۲ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ۝۳ قَالَ رَبِّ
إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ
رَبِّ شَقِيًّا ۝۴ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا
فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝۵ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ

رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ
بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ
اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ
الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ (مریم۔ ۲-۱۱)

ترجمہ: اے پیغمبر یہ آپ کے رب کی اس مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریاؑ پر کی تھی۔ جب اس نے اپنے رب کو پست اور خفیہ آواز سے پکارا۔ زکریاؑ نے عرض کی اے میرے رب میری ہڈیاں بڑھاپے سے ضعیف ہوگئیں اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے چمک اٹھا اور میرے رب تجھ سے دعا کر کے میں کبھی محروم نہیں رہا۔ اور میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے سو تو مجھ کو اپنے پاس سے ایک ایسا وارث عطا کر جو میرا بھی وارث ہو اور اولادِ یعقوبؑ کا بھی وارث ہو اور تو اس وارث کو اے میرے رب اپنا پسندیدہ اور مقبول بنائیو۔ جواب دیا گیا اے زکریا ہم تجھ کو ایک ایسے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰؑ ہوگا اس سے پہلے ہم نے کسی کو اس کا ہم نام نہیں پیدا کیا۔ زکریاؑ نے عرض کیا اے میرے رب مجھے لڑکا کیونکر عطا ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کے انتہائی درجہ کو پہونچ چکا ہوں۔ جواب دیا گیا اسی طرح

ہوگا تیرے رب نے کہا ہے۔ یہ بات یعنی بڑھاپے میں اولاد کا دینا مجھ پر آسان ہے اور میں اس سے قبل خود تجھ کو پیدا کر چکا ہوں حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔ زکریاؑ نے عرض کیا اے میرے رب میرے لئے کوئی علامت (نشانی) مقرر کر دے خدا نے فرمایا تیرے لئے علامت یہ ہے کہ تو تین رات تک لوگوں سے کلام نہ کر سکے گا حالانکہ تو صحیح سالم ہوگا۔ پھر زکریاؑ اپنی عبادت گاہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کو اشارے سے سمجھایا کہ تم لوگ حسبِ معمول صبح و شام عبادت کرتے رہو۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ ص ۴۸۶، ۴۸۷)

۱۱) واقعۂ معراج:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ① (بنی اسرائیل۔۱)

ترجمہ: وہ خدا جملہ عیوب سے منزہ ہے جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا وہ مسجدِ اقصیٰ جس کے گرداگرد ہم نے ہر قسم کی برکتیں (نشانیاں) رکھی ہیں، اس بندہ کو لے جانے سے مقصد یہ تھا کہ ہم اس کو اپنی قدرت کی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بے شک خدا بڑا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

(کشف الرحمن، جلد اول۔ ص ۴۴۹)

سورۂ نجم میں بھی واقعۂ معراج کے تعلق سے اس طرح کی آیت نازل

ہوئی ہے:

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ⑱ (النجم۔۱۸)

ترجمہ: بلاشبہ انہوں نے اپنے رب کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے۔

(کشف الرحمن، جلد دوم۔ص ۸۴۰)

معراج کے واقعہ میں مشاہدہ کی گئی آیات:

۱) براق کی سواری

۲) ساتویں آسمان تک زینہ کا سفر

۳) ہر آسمان پر مختلف انبیائے کرامؑ سے ملاقات

۴) ساتوں آسمان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال

۵) سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی

۶) جنت اور دوزخ کا مشاہدہ

۷) لقائے الٰہی

۸) ۵ وقت نماز کا حکم

۹) بیت المعمور پر حاضری

۱۰) امامتِ انبیاءؑ

***************** تمت بالخیر ********************

حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب مدظلہ کی

تالیفات

۱) توفیق ایزدی:

خودنوشت سوانح حیات جس میں انہوں نے پہلے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ کن علماء سے دینی تعلیم حاصل کی پھر حق کی یافت اور مردان حق کی شناخت کے بعد یہاں کے گمراہ عقائد کا کس طرح رد کیا ہے، بڑی دلچسپ اور قابلِ مطالعہ داستاں ہے۔

۲) چالیس اصلاحی مقالات:

گذشتہ دس سالوں کے دوران اہم مضامین پر جو پمفلیٹ آپ نے لکھے یہ ان کا مجموعہ ہے۔ اختصار اور جامعیت کے ساتھ موضوع کے متعلق معلومات کو اس طرح ترتیب دیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے۔ دین کی حقیقت سے واقف ہونے کے لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

۳) مجالس معرفت (جلد اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم):

''خانقاہِ قادریہ'' میں گذشتہ پندرہ سالوں سے ہر سنیچر بعد نمازِ عشاء جو مجالس ہوتی ہیں ان کے بیانات کا مجموعہ ہے۔ دین اور سلوک کے متعلق چشم کشا معلومات

سے لبریز ہیں۔

۴) ایمان اور کفر:

بمقام خانقاہِ قادریہ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ میں روزانہ بعد نمازِ عصر جو دروسِ قرآن ہوئے ان کا موضوع ایمان اور کفر تھا، یہ کتاب ان کا مجموعہ ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی حقیقت جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

۵) الاربعینات:

گذشتہ چالیس سال سے آپ کا درسِ حدیث روزانہ بعد نمازِ مغرب جامعہ مسجد میں ہو رہا ہے۔اس کتاب میں آپ نے اخلاصِ نیت کی چالیس احادیث، داخلۂ جنت کی چالیس احادیث اور داخلۂ جہنم کی چالیس احادیث جمع کی ہیں۔

۶) خطباتِ قادریہ (جلد اول و دوم و سوم و چہارم):

گذشتہ پینتالیس سال سے آپ کے جمعہ کے خطبات مختلف مساجد میں ہو رہے ہیں۔ خطبۂ جمعہ سے پہلے آپ کے جو بیانات ہوتے ہیں، نہایت جامع، موثر اور چشم کشا ہوتے ہیں۔ ہر جلد چالیس بیانات کے مجموعہ پر مشتمل ہے۔ائمۂ مساجد کے لئے جمعہ کے خطبے سے پہلے بیان کرنے کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔

۷) ہدایت اور گمراہی:

رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ میں بعد عصر روزانہ جو مجالس ''خانقاہِ قادریہ'' میں ہوئیں ان کا موضوع ہدایت اور گمراہی تھا، اس معنی میں کہ اللہ تعالیٰ کس کو

ہدایت دیتے ہیں اور کس کو گمراہ کرتے ہیں۔

۸) مکتوباتِ اکابر:

حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب کی زمانۂ طالبِ علمی سے اب تک اکابر علماء سے مختلف مسائل میں جو مراسلت رہی ہزاروں خطوط پر مشتمل ہے، ان میں سے وہ خطوط جو سب کے لئے نفع مند ہو سکتے ہیں شائع کئے جارہے ہیں۔

۹) قرآنِ کریم میں جہاد وقتال کی آیات:

شرحِ مشکوٰۃ ''توضیحات'' (مولفہ حضرت مولانا فضل محمد صاحب دامت برکاتہم) میں ہے کہ قرآنِ کریم میں کسی عمل کے تعلق سے سب سے زیادہ آیات آئیں ہیں تو جہاد وقتال کے تعلق سے ہیں۔ ناچیز نے تمام قرآنی آیات کو جمع کر کے مستند ترجمہ اور متفق علیہ تفسیر لکھ دی ہے۔

۱۰) ملفوظاتِ رمضان ۱۴۴۱ھ:

رمضان المبارک میں نمازِ عصر کے بعد خانقاہِ قاریہ میں جو مجالس ہوئیں ان کا موضوع قرآنِ حکیم تھا۔ چالیس ابواب میں فہمِ قرآن کے تعلق سے اہم اصول بیان کئے گئے ہیں۔

۱۱) افضل اذکار اور اہم دعائیں:

مجالس کے دوران بیان میں اذکار اور اہم دعاؤں کا ذکر آتا تو حاضرینِ مجلس اسے نوٹ کر لیتے۔ پھر یہ تقاضہ ہوا کہ ان افضل اذکار اور اہم دعاؤں کا ایک مجموعہ تیار

کیا جائے۔ ناچیز نے کتبِ احادیث، حصنِ حصین، درود شریف کا مقام، زادِ مومن وغیرہ کتب سے انتخاب کر کے یہ مجموعہ تیار کیا ہے۔ ہر جگہ حوالہ دیا گیا ہے۔

۱۲) حالاتِ حاضرہ میں مسلمانانِ ہند کا لائحۂ عمل:

مسلمانانِ ہند جن حالات سے گذر رہے ہیں ان کے لئے کتاب وسنت کی روشنی میں کیا راہ نمائی ہوتی ہے بیان کیا گیا ہے۔

۱۳) آیاتِ رب العالمین:

ایک تو قرآن مجید کی آیتیں ہیں، دوسرے ساری کائنات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت ورحمت کی بے شمار آیات پھیلی ہوئی ہیں، ان کی طرف نشان دہی کی گئی ہے۔

مولف کتاب

حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب مدظلہ کا مختصر تعارف

وظیفہ یاب گورنمنٹ میڈیکل آفیسر وطن: ضلع وجئے پور، ریاست کرناٹک

سلسلۂ نسب ۲۲ پشتوں پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے جا کر ملتا ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں عربی زبان سیکھ کر قرآن وحدیث کا ترجمہ کرنے کے قابل ہو گئے تھے اور اسی زمانے میں دارالقرأت والدّینیات الکلیمیہ حیدرآباد سے تجوید کی سند حاصل کی۔ طالب علمی کے زمانے ہی سے اکابر علماء سے خصوصاً حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے تعلق رہا۔

طب (یم۔بی۔ایس) کی تکمیل کے بعد حفظ قرآن بھی کیا۔ شہر بیجاپور میں گذشتہ ۴۰ سال سے آپ کے خطبات اور قرآن وحدیث کے دروس کا سلسلہ چل رہا ہے۔ حق کی یافت اور مردان حق کی شناخت کے بعد احقاق حق اور ابطال باطل کا بے مثال فریضہ انجام دیا اور تا حال انجام دے رہے ہیں۔

۲۰۰۵ء میں حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم سے خلافت واجازت سے سرفراز ہونے کے بعد ''خانقاہِ قادریہ'' قائم کی، جہاں پابندی سے مجالس کا سلسلہ چل رہا ہے۔ روزانہ ۱۰، ۱۲ گھنٹے دینی کتب کا مطالعہ ہے اور ۱۹۸۹ء سے (جب آپ کا تبادلہ گلبرگہ سے بیجاپور ہوا) ہر تین روز میں ایک ختم قرآن آپ کا معمول ہے۔ روزانہ چار مساجد میں آپ کے درس قرآن اور درس حدیث بھی پابندی سے ہو رہے ہیں۔ یہاں کے ہر خاص وعام کے لئے آپ کا وجود مسعود حجۃ اللّٰہ فی الارض (زمین پر اللہ کی حجت) ہے۔

ایں سعادت بزور بازوے نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(ماخوذ: از توفیقِ ایزدی)

جاری کردہ:

خانقاہِ قادریہ، گوڈیہال کالونی جامع مسجد وجئے پور (کرناٹک)